وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الۡعُلۡیَا
التوبہ ۴۰

مجوزہ منشور

جماعت اسلامی پاکستان

إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُواْ بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ سَمِيعاً بَصِيراً

(النساء58)

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت کو اس کے اہل کے سپرد کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔ بے شک اللہ تم کو عمدہ نصیحت کرتا ہے بے شک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے

الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ

(الحج 41)

وہ لوگ جن کو ہم اگر زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے زکواۃ ادا کریں گے نیکی کا حکم کریں گے اور برائی سے روکیں گے اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے

ایک محفوظ، مضبوط، خوشحال

پاکستان

کے لیے

جماعتِ اسلامی کا لائحہ عمل

ابتدائیہ

آج کل پاکستان اپنی تاریخ کے بدترین حالات سے گزر رہا ہے۔ امن وامان جو کسی معاشرہ کی بنیادی اور سب سے اہم ضرورت ہے وہ عنقا ہے، جرائم، ڈاکہ، چوری، قتل اور اغوا عام ہیں۔ قتل وغارت گری بالخصوص کراچی اور بلوچستان میں روزمرہ کا معمول بن چکی ہے۔ اور صاف نظر آرہا ہے کہ حکومت بے حس اور بے بس ہے۔ معیشت زبوں حالی کا شکار ہے، عوام مہنگائی اور بے روزگاری کی چکی میں پس رہے ہیں۔ بجلی، گیس اور پٹرول کے بحرانوں نے جینا دوبھر کر دیا ہے۔ ملک اور اس کے وسائل کو خوانِ یغما بنا لیا گیا ہے اور حکمران اور ان کے اتحادی سیاستدان اور نوکرشاہی قوم کے وسائل کو دونوں ہاتھوں سے بڑھ چڑھ کر لوٹ رہے ہیں۔ آئے دن نئے نئے اسکینڈل سامنے آ رہے ہیں اور کوئی احتساب کرنے والا نہیں ہے۔ رشوت عام ہے، پی آئی اے، ریلوے، اسٹیل مل بہت بڑے خسارے میں ہیں اور بنکوں میں بھی لوٹ مار ہو رہی ہے۔

ٹی وی چینلز دھڑلے سے بے حیائی اور فحاشی پھیلانے اور نوجوان نسل کا اخلاق تباہ کرنے پر کمربستہ ہیں اور کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ معاشرہ میں تشدد کا رجحان بڑھ رہا ہے اور قانون نافذ کرنے والے ادارے خود عام شہریوں کے لیے خطرہ جان بن گئے ہیں۔ اس پر مستزاد دہشت گردی کا بڑھتا ہوا طوفان ہے جس کا ہدف اب ہماری مساجد، عبادت گاہیں، مزارات، بازار، سڑکیں اور محلے بن گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہمارے دفاعی ادارے اور تنصیبات سب باری باری اس کا شکار ہو رہے ہیں۔ غرض کوئی مقام اور کوئی فرد محفوظ نہیں ہے اور قوم سہمی ہوئی ہے۔

امریکہ نے ملک کو اپنے چنگل میں لے لیا ہے۔ اس کے ایجنٹ اور جاسوس پورے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں اور ہم اس کے غلام بن کر اس کے ہر حکم کو ماننے پر مجبور ہیں۔ حکمرانوں نے ایک پرائی جنگ کو اپنی جنگ بنا کر ہماری فوج کو اپنے ہی عوام سے لڑا دیا ہے۔ امریکہ اور اس کے حواری ہماری حاکمیت اور خود مختاری کو پامال کر کے ملک کے اندر کارروائیاں کر رہے ہیں۔ ڈرون حملے روز افزوں ہیں اور امریکہ ہمارے احتجاج پر معذرت کی بجائے دھڑلے سے کہتا ہے کہ "ہم یہ کرتے رہیں گے" اور اس کے ساتھ یہ طعنہ بھی دیتا ہے کہ "ہم سے پیسے لیتے ہو تو ہمارے حکم بھی مانو"۔ گویا حالت یہ ہے کہ۔

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

ابتدائیہ

قوم ایک دلدل میں پھنسی ہوئی ہے اور بظاہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں مل رہا۔

تاریخ شاہد ہے کہ قوموں کی تعمیر و ترقی اور ان کا انحطاط و زوال ان کی قیادت پر منحصر ہے۔ اگر قیادت مخلص، دیانتدار، باصلاحیت، بے لوث اور پرعزم ہو تو قومیں آگے بڑھتی اور عروج کی طرف جاتی ہیں اور اگر قیادت مفاد پرست ہو، اپنے اقتدار کے سوا اس کا کوئی ہدف نہ ہو اور وہ دوسروں کے سہارے پر چلنے والی ہو تو وہ قوم زوال کا شکار ہو جاتی ہے۔ قیادت اگر خود کھری، مخلص اور ہر حال میں انصاف کرنے والی اور قانون اور آئین کی پابند نہ ہو تو اچھے سے اچھے قوانین اور آئین بے اثر ہو جاتے ہیں۔ لیکن قیادت اگر مخلص اور پرعزم ہو تو آئین اور قانون میں سقم کے باوجود وہ عوام کو نہ صرف اچھی، عوام دوست حکومت اور انصاف فراہم کرتی ہے بلکہ وہ آئین و قانون کی اصلاح کے ساتھ قوم کو ترقی کی طرف لے جاتی ہے۔

انتخابات قیادت کی فراہمی کا بنیادی اور اہم ذریعہ ہیں۔ ووٹ ایک امانت اور عوام کے لیے صحیح نمائندے منتخب کرنے کا واحد موقع ہے۔ یہ بات اچھی طرح سمجھنے کی ہے کہ اگر ووٹر اپنے ووٹ کا صحیح استعمال نہیں کرتا ہے اور ذاتی مفاد، برادری یا دباؤ کے تحت ووٹ دیتا ہے تو غلط قیادت اور ملک میں اس کی تباہ کاریوں کی ذمہ داری سے وہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ ووٹر اچھی اور بری قیادت کے برسرِ اقتدار آنے میں پوری طرح ذمہ دار ہے۔ اگر ووٹرز اپنے چھوٹے چھوٹے نجی اور مقامی مسائل، برادری، علاقہ اور زبان کے تعصبات میں گھر کر اچھی اور بری یا دیانتدار اور مفاد پرست قیادت میں تمیز نہ کریں اور اپنی پرانی ڈگر پر چلتے ہوئے ووٹ دیں تو ویسی ہی قیادت ہمیں ملے گی جیسی اس وقت ہم پر مسلط ہے۔ اور اس سے ہمارے حالات بھی جوں کے توں رہیں گے۔ اگر ووٹرز ملک کے مفاد (جس میں خود ان کا مفاد بھی شامل ہے) کے پیشِ نظر مخلص اور دیانتدار لوگوں کو ووٹ دیں جبھی ہمیں صحیح قیادت میسر آسکتی ہے۔

ہمارے ملک میں جمہوریت اور انتخابات کو اقتدار اور مفاد کا کھیل بنا دیا گیا ہے۔ حالاں کہ وہ ملک و قوم کی تعمیر و تخریب کا ذریعہ بنتے ہیں اور تعمیر وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اپنے لیے کسی دنیاوی اجر کے متلاشی نہ ہوں۔ بلا استثناء اللہ کے ہر نبی (علیہم السلام) نے اپنے مشن کے لیے کام کرتے ہوئے اپنی قوم سے ہمیشہ یہی کہا کہ "میں اس کے لیے آپ سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اللہ کے پاس ہے"۔ جب تک ایسی قیادت آپ کو میسر نہ ہو آپ اپنے مسائل کو حل نہیں کرا سکیں گے۔

ابتدائیہ

اب ایک بار پھر انتخابات کی آمد اور آپ کے امتحان کا وقت ہے کہ آپ کس قسم کی قیادت منتخب کرتے ہیں۔ میدان میں ووٹ مانگنے والوں کا ہجوم ہے۔ پر کشش نعرے اور بڑے بڑے دعوے ہیں لیکن ان میں اکثر و بیشتر لمـا تقولون مالا تفعلون (وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو) کا مصداق ہیں۔

جماعت اسلامی پاکستان محض ایک ''سیاسی'' یا ''مذہبی'' یا ''اصلاحی'' جماعت نہیں ہے بلکہ یہ وسیع معنی میں ایک اصولی جماعت (Ideological Party) ہے جو پوری انسانی زندگی کے لیے اسلام کے جامع اور عالمگیر نظریہ حیات پر یقین رکھتی ہے اور اس کو زندگی کے ہر شعبے میں عملاً نافذ کرنا چاہتی ہے۔ اس جماعت کے نزدیک دنیا کے بگاڑ کا حقیقی سبب خدا اور آخرت سے بے نیازی اور رسالت کی رہنمائی سے روگردانی ہے۔ دنیا میں جب، جہاں اور جس شعبہ زندگی میں بھی خرابی پیدا ہوئی ہے، اس کی تہہ میں یہی بنیادی سبب کار فرما رہا ہے، اور کوئی اصلاح اس کے بغیر ممکن نہیں ہے کہ خدا کی اطاعت، آخرت کی جواب دہی کے احساس اور رسالت کی راہنمائی کو نظام زندگی کی بنیاد بنایا جائے۔ اس کے بغیر کسی مادہ پرستانہ نظریہ کی اساس پر عدل قائم کرنے کی جو کوشش بھی کی جائے گی وہ ایک نئے ظلم کی شکل اختیار کرلے گی۔

یہ جماعت کوئی قوم پرست یا وطن پرست جماعت نہیں ہے، بلکہ اس کا نظریہ حیات عالمگیر ہے اور پوری انسانیت کی فلاح اس کے پیشِ نظر ہے۔ مگر وہ یقین رکھتی ہے کہ جب تک ہم خود اپنے ملک کو اسلامی نظام کا مثالی نمونہ نہ بنا دیں، اور جب تک ہم یہ ثابت نہ کر دیں کہ جس حق و صداقت پر ہم ایمان کا دعویٰ کر رہے ہیں اس پر خود بھی عمل کر رہے ہیں اور جب تک ہم یہ نہ دکھا دیں کہ اس پر عمل کرنے کے کیسے بہتر نتائج ہمارے ملک میں برآمد ہوئے ہیں اس وقت تک ہم دنیا کو اس کے حق اور صداقت ہونے کا قائل نہیں کر سکتے۔

اس جماعت کے نزدیک پاکستان میں دراصل کسر اس چیز کی نہیں ہے کہ یہاں خدا اور آخرت اور رسالت کے ماننے والوں کی کمی ہے بلکہ اصل کسر یہ ہے کہ جس عقیدے اور نظام کو یہاں کے باشندوں کی عظیم اکثریت حق مانتی ہے وہ عملاً نافذ نہیں ہو رہا ہے اور اس پر ملک کا پورا نظام زندگی قائم نہیں ہے۔ اسی وجہ سے ہمارا ملک ایک اسلامی ملک ہونے کے باوجود اسلام کی نعمتوں اور برکتوں سے نہ خود فائدہ اٹھا رہا ہے اور نہ دنیا کے لیے اسلام کے برحق ہونے کا گواہ بن رہا ہے۔

ابتدائیہ

جماعت اسلامی اس کسر کو پورا کرنے کے لیے تمام ممکن تدابیر سے کام لے رہی ہے۔ اسلام کا علم پھیلانا، قدیم اور جدید جاہلیتوں کی پیدا کی ہوئی گمراہیوں کو دور کرنا، سوچ سمجھنے والے طبقوں کو علمی حیثیت سے یہ بتانا کہ اسلام ہمارے تمام مسائل کو کس طرح حل کرتا ہے، اور اخلاقِ عامہ کی اصلاح کی جدوجہد کرنا، یہ سب کام جماعت کے پروگرام کے لازمی اجزاء ہیں، جن پر وہ گذشتہ ساٹھ ستر سال سے عمل پیرا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ حکومت کے نظام کی اصلاح بھی قطعاً ایک ناگزیر ضرورت ہے، خصوصیت کے ساتھ موجودہ زمانے میں جب کہ زندگی کا ہر شعبہ حکومت کی گرفت میں آگیا ہے اور اس کے اختیارات ہر گوشہ حیات پر حاوی ہوگئے ہیں، نظامِ حکومت کی اصلاح کے بغیر نہ افراد کی انفرادی اصلاح ہوسکتی ہے اور نہ معاشرے میں اجتماعی عدل قائم کیا جاسکتا ہے۔ ایک بگڑی ہوئی حکومت اصلاح کے راستے میں سب سے بڑی مزاحم طاقت ہوتی ہے اور وہ بگاڑ پیدا کرنے والے تمام عناصر اور اسباب کی پشت پناہ بن جاتی ہے۔ اسلامی نظام کے خواہش مند لوگ غیر سیاسی تدبیروں سے اپنے اس مقصد کے لیے خواہ کتنی ہی کوشش کریں ان کو ایسی حالت میں کوئی کامیابی نہیں ہوسکتی جب کہ حکومت کی باگیں ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہوں جو ملک کے تمام ذرائع و وسائل اور قانون و انتظام کی تمام طاقتیں ملک کو سرمایہ داری، یا اشتراکیت (سوشلزم)، یا کسی دوسرے غیر اسلامی نظامِ زندگی کی طرف لے جانے میں استعمال کر رہے ہوں۔

اسی غرض کے لیے جماعت اسلامی پرامن، آئینی اور جمہوری طریقوں سے نظامِ حکومت کو بدلنا چاہتی ہے۔ اس کے پیشِ نظر پاکستان کو ایک ایسی ریاست بنانا ہے:

جو قرآن و سنت کے اتباع کی پابند اور خلافتِ راشدہ کے نمونے کی پیرو ہو۔ جس میں اسلام کے اصول و احکام پوری طرح کارفرما ہوں،

جو برائی کو مٹائے اور نیکی کو پروان چڑھائے اور دنیا میں اللہ کا کلمہ بلند کرے،

جو ظلم، ناجائز استحصال اور اخلاقی بے راہ روی کی ہر شکل کو مٹائے، اسلامی اقدار کی بنیاد پر معاشرے کی تعمیرِ نو کرے اور زندگی کے ہر پہلو میں عدل قائم کردے،

جو ایک خادمِ خلق ریاست ہو، ہر شہری کو اس کی بنیادی ضروریات (غذا، لباس، مکان، تعلیم اور علاج) کی فراہمی کی ضمانت دے، رزقِ حلال کے دروازے کھولے، کسبِ حرام کے دروازے بند کرے، تمام جائز ذرائع سے ملک کی دولت بڑھائے اور اس دولت کی منصفانہ تقسیم کا انتظام کرے،

ابتدائیہ

جو لوگوں کے چیخنے چلانے سے پہلے ان کی ضرورتوں کو سمجھے اور فریاد سے پہلے ان کی مدد کو پہنچے،
جو در حقیقت عوام کی خیر خواہ ہو اور عوام اس کے خیر خواہ، جس میں لوگوں کے تمام بنیادی حقوق پوری طرح محفوظ ہوں،
جو صحیح معنوں میں ایک جمہوری حکومت ہو، عوام اپنی آزاد مرضی سے جن لوگوں کو اس کا اقتدار سونپنا چاہیں وہی انتخابات کے ذریعہ سے برسر اقتدار آئیں، اور عوام جنہیں اقتدار سے ہٹانا چاہیں انہیں انتخابات کے ذریعہ سے باآسانی ہٹایا جاسکے۔

یہ ہیں جماعت اسلامی کے مقاصد۔ جو لوگ ان مقاصد سے اتفاق رکھتے ہوں انہیں ہم دعوت دیتے ہیں کہ وہ ان کے حصول میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔

آپ کے پاس ووٹ کے لیے آنے والوں میں جماعت اسلامی بھی شامل ہے لہٰذا آپ کی یاداشت تازہ کرنے کے لیے یا جو حضرات لاعلم ہیں ان کے علم کے لیے چند باتیں جماعت اسلامی کے حوالے سے پیش ہیں۔

جماعت اسلامی کبھی پورے اقتدار کی آزمائش سے دوچار نہیں ہوئی لیکن اس نے زندگی کے ہر میدان میں آپ کی خدمت کی ہے اور اس کی قیادت اور کارکن اس بے لوث خدمت میں ہمہ تن مصروف رہے ہیں۔ جب بھی اور جس حد تک ان کو اقتدار میں شرکت کا موقع ملا ان کا کردار اور کارکردگی آپ کے سامنے ہے۔ ۲۰۰۲ء میں صوبہ خیبر پختونخواہ کی صوبائی حکومت میں جونیئر پارٹنر کی حیثیت سے جماعت نے شرکت کی۔ کراچی میں تین مرتبہ جماعت اسلامی کو میئر شپ ملی۔ عوام ہمارے وزراء کی کارکردگی کے گواہ اور اسے تسلیم کرتے ہیں۔ کراچی کی میئر شپ کی کارگردگی کو تو مخالف بھی تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن اصل نکتہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی دور میں بھی ہمارے کسی وزیر یا میئر پر مخالف بھی کرپشن یا بدعنوانی کا کوئی الزام نہیں لگا سکے۔ نہ ان میں سے کسی نے اپنے لیے کوئی اجر حاصل کرنے کی کوشش کی۔ جہاں ہم اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں وہیں قوم سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ سب کی کارکردگی کی بنیاد پر اپنا آئندہ کا فیصلہ کریں اور قوم اور اللہ کے سامنے جوابدہی کے احساس کے ساتھ اپنا فیصلہ کریں۔

جماعت اسلامی کا منشور آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس سے مختلف مسائل اور ایشوز پر جماعت کا نقطہ نظر دیکھنے اور سمجھنے میں آپ کو مدد ملے گی۔ انشاءاللہ جماعت اپنے قول کا پاس کرنے والی اور اس پر پورا اترنے والی جماعت ہے۔ لیکن اصل مسئلہ اس قیادت کا ہے جسے منشور پر عمل کرنا ہوتا ہے اور جو ملک و قوم کو اس دلدل سے نکالنے کا، جس میں

ابتدائیہ

اس وقت پھنسی ہوئی ہے، عزم اوراس کے لیے مطلوب صلاحیت، دیانت اور اخلاص بھی رکھتی ہو اور اس کا ماضی اس کی تصدیق کرتا ہو، ایسی قیادت جو قوم کو امریکی غلامی کے پھندے سے نکال کر اس کی اپنی حاکمیت وخود مختاری کو بحال کرے، ملک کو اپنے پیروں پر کھڑا کرے اور عوام کو امن و امان فراہم کرنے کے ساتھ معاشی بحرانوں سے نکال کر آگے بڑھائے۔ جماعت اسلامی کا یہی ایجنڈا ہے۔ جو لوگ میدان میں ہیں ان سب کا ماضی آپ کے سامنے ہے اور آزمودہ را آزمودن جہل است۔

فیصلہ تیرا تیرے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم

مدینہ کی اسلامی ریاست ۔۔۔۔۔ایک بہترین ماڈل

ہمارے لئے مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست ایک بہترین ماڈل ہے جہاں قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں فلاحی نظام وضع کیا گیا۔اُس بابرکت اسلامی ریاست کی چند خصوصیات یہ تھیں

- معاشرہ میں دولت اور دیگر وسائل ثروت کی عادلانہ تقسیم کا بندوبست کیا گیا۔زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب کے ذریعہ دولت کا رُخ امراء سے غرباء کی طرف پھیرا گیا۔ایسے ذرائع اور طور طریقوں پر پابندی لگائی گئی جس سے کسی خاص طبقے کے ہاتھ میں دولت کے ارتکاز کا امکان تھا۔مثلاً سود، احتکار، ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری وغیرہ۔اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چند ہی سالوں میں دولت صالح خون کی مانند پورے معاشرے میں گردش کرنے لگی اور خوش حالی کا دوردورہ ہوگیا۔
- رعایا کے لیے خوراک ،لباس ،صحت اور تعلیم کا مناسب انتظام کیا گیا۔شیر خوار بچوں تک کے لیے ریاست کے وظائف کے انتظام کی طرح کے ایسے کئی انتظامات کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں۔
- قانون کا احترام سب کے لیے لازم قرار دیا گیا۔حکمران اور رعایا کے درمیان فرق ختم کیا گیا۔لوگوں کے لیے اپنے خلیفہ ،گورنر یا امیر تک رسائی انتہائی آسان بنائی گئی۔
- کاروبار، تجارت، صنعت وحرفت، زراعت غرض ہر میدان میں کام کرنے کے کھلے مواقع فراہم کیے گئے۔رسل ورسائل کے ذرائع بنائے گئے۔راستے محفوظ ہوگئے۔بدامنی ،بے چینی اور ڈاکہ زنی کا قلع قمع کر دیا گیا۔
- زکوٰۃ، صدقات، اموال فے اور دیگر مدات میں جمع ہونے والی رقوم کو رعایا کی فلاح وبہبود اور خدمت خلق کے دیگر کاموں پر خرچ کیا گیا۔اور چند ہی سالوں میں صورت حال یہ ہوگئی کہ صدقات دینے والے تو موجود تھے لیکن لینے والا کوئی نہ رہا۔
- نہ صرف انسان کی زندگی میں اس کی کفالت کا انتظام کیا بلکہ مرنے کے بعد بھی اُس کی جانب سے رہ جانے والی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا انتظام کیا۔
- انسان تو کجا جانوروں اور نباتات کے بارے میں بھی واضح احکامات جاری کیے گئے۔درختوں کے کاٹنے کو ناپسند کیا گیا۔فرمایا فرات کے کنارے پیاسا کتا بھی مرجائے تو خدشہ ہے کہ عمرؓ سے اُس کا حساب لیا جائے گا۔

- آزاد، باوقار، خودمختار پاکستان:
- دہشت گردی اور بدامنی کا خاتمہ
- جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ اور زرعی اصلاحات
- مہنگائی اور توانائی کے بحران کا خاتمہ
- تعلیم، صحت، انصاف، روزگار اور رہائش سب کے لیے
- لوٹی ہوئی دولت کی واپسی اور کرپشن کا خاتمہ
- پاکستانی نوجوان امت اور قوم کا سرمایہ
- خواتین کے حقوق کا تحفظ اور استحصال کا خاتمہ
- مزدور دوست، لیبر پالیسی اور صحت مند نج کاری
- بزرگ شہریوں کے لیے عزت، تحفظ اور مراعات
- معاشرتی اصلاحات کے ذریعے، محبت واخوت کا فروغ
- ناقابل تسخیر دفاع۔اولین ترجیح
- اقلیتوں کے حقوق کے لیے عملی اقدامات
- قبائلی علاقے کی شناخت، وقار اور حقوق کی ضمانت

آزاد، باوقار، خودمختار پاکستان

ہم اپنی خارجہ، داخلہ اور معاشی پالیسیوں میں بنیادی اور انقلابی تبدیلیوں کے ذریعہ پاکستان کو حقیقی معنوں میں آزاد، مکمل طور پر خودمختار اور عالم اسلام کی قیادت کرتا ایک ترقی یافتہ، جدید، مضبوط اور باوقار پاکستان بنائیں گے اس مقصد کے لیے حسب ذیل اہم اقدامات کیے جائیں گے۔

- آئی ایم ایف سمیت بیرونی قرضوں پر معیشت کا انحصار ختم کیا جائے گا اور وسائل کے حصول کے لیے اندرون ملک اور بیرون ملک پاکستانیوں کے وسائل کو مؤثر طریقے سے بروئے کار لایا جائے گا۔
- تمام بین الاقوامی معاہدات پارلیمان کے توسط سے کیے جائیں گے۔
- تمام ممالک کے ساتھ برابری انصاف پر امن بقائے باہمی اور عدم مداخلت کی بنیاد پر تعلقات استوار کیے جائیں گے۔
- مسلم اُمہ کے اتحاد کے لیے خصوصی کردار ادا کیا جائے گا، مسلم ممالک کی مشترکہ پارلیمنٹ، مشترکہ دفاع اور مشترکہ منڈی کے قیام کے لیے کوشش کی جائے گی نیز اُمہ کی سطح پر قرآن پاک ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی شعائر کے تحفظ کے لیے بشمول او آئی سی تمام اداروں اور قوتوں کو متحرک کیا جائے گا۔
- ہمسایہ ملک چین سے تعلقات کو مزید فروغ دیا جائے گا اور زندگی کے تمام شعبوں میں باہمی تعاون کی راہیں تلاش کی جائیں گی۔
- بھارت کے ساتھ متنازعہ اُمور پر بامقصد، جامع اور نتیجہ خیز مذاکرات کا آغاز کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں تمام متعلقہ بین الاقوامی اداروں سے رجوع کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر ممالک کی رائے اپنے حق میں ہموار کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔
- کشمیر کی آزادی ہماری خارجہ پالیسی کا اہم ستون ہے۔ ہم گزشتہ سات عشروں سے جاری جدوجہد آزادی کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہمارا پختہ یقین ہے کہ ان کی لازوال قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ ہمارے خیال میں مسئلہ کشمیر کا واحد حل اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں رائے شماری ہی ہے۔ اس ہدف کے حصول کے لیے اسلامیان کشمیر کی مکمل سیاسی اخلاقی اور سفارتی مدد کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔

دہشت گردی اور بدامنی کا خاتمہ

ہم ہر طرح کی دہشت گردی چاہے وہ ریاستی ہو یا گروہی اس کے شدید مخالف ہیں۔ ہم پاکستان پر مسلط دہشت گردی کی اس صورت حال کو مکمل تبدیل کر دیں گے۔

- ڈرون حملوں، دہشت گرد حملوں اور فوجی آپریشنوں کو فوری طور پر ختم کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں اکتوبر 2008ء اور مئی 2011ء میں منظور کی جانے والی پارلیمنٹ کی متفقہ قراردادوں پر مکمل عمل درآمد کا اہتمام کیا ہے۔
- بغیر سیکورٹی کلیئرنس کے دیئے گئے تمام غیر ملکیوں کے ویزے کینسل کیے جائیں گے اور پاکستان میں غیر ملکیوں کی سرگرمیوں پر قانون کے مطابق نظر رکھی جائے گی۔
- پاکستان میں دہشت گردی میں ملوث تمام عناصر کے خلاف قانون کے مطابق مؤثر کاروائی کی جائے گی۔
- ملک میں بالعموم اور کراچی میں بالخصوص دہشت گردی، ٹارگٹ کلنگ کے تمام واقعات بشمول 12 مئی، 9 اپریل، 12 ربیع الاول، 27 اکتوبر، 10 محرم الحرام وغیرہ کے مجرموں کو بے نقاب کر کے قانون اور عدلیہ کے شکنجے میں لیا جائے گا۔
- لاپتہ افراد کو فوری طور پر بازیاب کرایا جائے گا اور یہ ظلم کرنے والوں کو قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ قوم کی بیٹی عافیہ صدیقی کی رہائی کے لیے تمام قانونی، سفارتی، سیاسی اور اخلاقی ذرائع استعمال کئے جائیں گے نیز جو بھی پاکستانی دوسرے ملکوں میں زیر حراست ہیں ان کی ہر ممکن مدد کی جائے گی اور ان اسباب کا مکمل خاتمہ کیا جائے گا جو نوجوانوں کو غلط راستوں کی طرف لے جاتے ہیں۔

جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ اور زرعی اصلاحات

جاگیردارانہ طرز سیاست کے خاتمے کے لیے ہم

- انگریزوں کی عطا کردہ جاگیروں کو تمام قانونی تقاضے پورے کر کے ضبط کرلیں گے۔
- اسلامی تعلیمات اور اسلامی نظریاتی کونسل کی رہنمائی کے مطابق حد ملکیت سے زائد زمین حکومت منصفانہ شرح سے خرید کے مزارعین اور ہاریوں کو آسان شرائط پر دی جائے گی۔
- غیر آباد بنجر سرکاری زمینوں کو پانی کی سہولت اور آبادکاری کی شرط کے ساتھ غیر مالک، غریب کاشتکاروں میں آسان شرائط پر تقسیم کردیا جائے گا۔
- زراعت کے بجائے ایک خاص حد سے زائد زرعی آمدن پر ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ ٹیکس فارمولا ایسا ہوگا کہ جس کا اثر غریب کسان، کاشتکار یا ہاری پر نہیں پڑے گا۔
- پہلے سے لیے گئے تمام زرعی قرضوں پر سود معاف کردیا جائے گا۔
- کاشتکار کو قرضہ آسان شرائط پر اور سود سے پاک نظام کے تحت فراہم کیا جائے گا۔ فصلوں کی اسلامی انشورنس (تکافل) کا نظام قائم کیا جائے گا۔
- زرعی ترقیاتی بینک کے ذریعے کسانوں کو INPUTS فراہم کیے جائیں گے۔ اور فصل کی کٹائی اور فروخت کے موقع پر چیک یا نقد کی صورت میں معاوضہ واپس لیا جائے گا۔
- شمسی توانائی کے ذریعے چلنے والے ٹیوب ویل کسانوں میں متعارف کرائے جائیں گے۔
- زراعت سے متعلق تمام ضروریات۔ مثلاً بیج، کھاد، زرعی ادویات پر سے ناواجب ٹیکس ختم کر کے ان کی قیمتوں میں کمی کی جائے گی۔
- زراعت کے لیے استعمال ہونے والی بجلی اور ڈیزل کے لیے گرین لائٹ اور گرین ڈیزل کا نظام وضع کیا جائے گا۔ جن کی قیمت عام نرخ سے کم ہوگی۔ زرعی اجناس کی برآمد کے لیے کاشتکار کے لیے مفید موثر حکمت عملی طے کی جائے گی۔ سیم اور تھور کے خاتمے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر پروگرام شروع کیا جائے گا تاکہ قابل کاشت رقبہ میں خاطر خواہ اضافہ کیا جاسکے۔ نیشنل ڈرینج سسٹم کے تحت ملک بھر کے سیم کے پانی کو سمندر میں ڈالنے کے لیے لیفٹ آوٹ فال ڈرین اور رائٹ آوٹ ڈرین کے کام کو جلد از جلد مکمل کیا جائے گا۔
- ریونیو ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا۔ ہر مالک زمین کو کمپیوٹرائزڈ پاس بک جاری کی جائے گی۔

مہنگائی کا خاتمہ

اشیائے صرف کی قیمتوں میں مسلسل اضافے اور کمر توڑ مہنگائی نے عوام کا جینا دوبھر کر دیا ہے اس وقت عام آدمی کا سب سے بڑا مسئلہ مہنگائی ہے۔

جماعت اسلامی مہنگائی کے خاتمے کے لیے حسب ذیل اقدامات کرے گی۔

- ٹیکس نظام میں انقلابی تبدیلی لائی جائے گی اور غریب عوام پر بالواسطہ ٹیکسوں کا بوجھ کم سے کم کیا جائے گا۔
- چھ اشیائے صرف آٹا، چینی، گھی، چاول، دالیں اور چائے کی پتی کی قیمتوں میں مناسب کمی کی جائے گی۔ اور ان اشیاء کی معقول سپلائی کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔
- سبزیوں اور پھلوں کو کھیت و باغ سے صارفین تک پہنچانے میں شامل درمیانی واسطوں کو کم کر کے قیمتوں میں کمی کی جائے گی۔ نیز ہفتہ وار سستے بازاروں کے قیام کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- بجلی گیس کے بلوں میں شامل ٹیکسوں کے خاتمے، بجلی چوری اور لائن لاسز پر قابو اور نادہندگان سے وصولیوں کے نتیجہ میں بجلی گیس کو سستا کریں گے۔
- بڑے ذخیرہ اندوزوں اور ناجائز منافع خوروں کے خلاف بامقصد لائحہ عمل اختیار کیا جائے گا۔
- قیمتوں کے تعین اور نگرانی کے لیے اراکین پارلیمنٹ عدلیہ وانتظامیہ کے نیک نام سابق افسران علماء، وکلاء، صحافیوں اور صارفین کے نمائندوں پر مشتمل ہر سطح پر پرائس کنٹرول کونسلیں قائم کی جائیں گی۔
- تحصیل کی سطح پر صارفین عدالتیں قائم ہوں گی۔ اور ان کے فیصلوں پر مکمل عمل درآمد کے لیے قانون سازی کی جائے گی۔
- پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کے تعین کے لیے اراکین پارلیمنٹ اور تمام سٹیک ہولڈر کے نمائندوں پر مشتمل کمیشن قائم ہوگا۔ پیٹرولیم پر ناروا ٹیکسوں، ناجائز منافع کے خاتمہ اور فارمولا کی اصلاح کے ذریعے قیمتوں کو عام آدمی کی دسترس میں رکھا جائے گا۔
- مہنگائی کے تناسب سے تنخواہوں میں اضافے کا ایک مستقل قانون بنایا جائے گا۔

توانائی کے بحران کا خاتمہ

جماعت اسلامی توانائی کے بحران کے خاتمے کے حسب ذیل اقدامات کرے گی۔

فوری اقدامات:

صرف چھ ماہ کی مدت میں تیز رفتار عمل کے ساتھ موجودہ 20 ہزار میگاواٹ بجلی کی صلاحیت کے 100 فیصد استعمال کو یقینی بنایا جائے گا۔ فوری اقدامات حسب ذیل ہیں:

- جنریشن یونٹس کو واجبات کی بروقت ادائیگیوں اور گیس اور پیٹرولیم کی سپلائی یقینی بنانا۔
- بجلی چوری اور لائن لاسز پر کنٹرول۔
- بڑے نادہندگان سے وصولیاں۔
- بجلی سپلائی کرنے والے اداروں کے شاہانہ اخراجات میں کمی اور کرپشن کا خاتمہ
- بجلی کی بچت کے مناسب اقدامات

وسط مدتی اقدامات: (دو سال دورانیہ)

- ایران اور وسط ایشیا سے گیس اور بجلی کا فوری حصول
- چین سے بجلی کا حصول
- توانائی کے جاری پراجیکٹس کی ہنگامی بنیادوں پر تکمیل۔

توانائی کے بحران کا خاتمہ

مستقل اقدامات: (دس سال دورانیہ)

- قومی اتفاق رائے سے 5 ڈیموں کی تعمیر
- نہروں، آبشاروں، پہاڑی دریاؤں کے تمام پوٹینشل مقامات پر پن بجلی پیدا کی جائے گی
- کوئلے سے بجلی بنانے کے لیے ملکی سائنس دانوں اور چین کی معاونت سے پیش رفت۔
- گھارو، کیٹی بندر اور دیگر مقامات پر ہوا سے بجلی بنانے کے پراجیکٹس۔
- شمسی توانائی کے چھوٹے بڑے پراجیکٹوں کا آغاز اور تنصیب کی کاسٹ کم کرنے کی کوشش۔
- ایٹمی اور جیوتھرمل توانائی کا استعمال

جماعت اسلامی پاکستان صرف دس سالوں میں ملک کو 50000 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی استعداد سے مالا مال کر دے گی، انشاءاللہ۔

صحت عامہ

- صحت کے شعبے میں بجٹ کا اضافہ کیا جائے گا
- تمام ہسپتالوں میں ایمرجنسی مفت فراہم کی جائے گی
- سرکاری ہسپتالوں میں شام کے وقت اوپی ڈی کی سہولت فراہم کی جائے گی
- تمام شہریوں کو صحت کی جملہ سہولیات فراہم کرنے کے لیے اسلامی بنیادوں پر اجتماعی تکافل (انشورنس) کی سکیمیں بنائی جائیں گی۔
- اندرون ملک معیاری ادویات بنائی جائیں گی نیز جو ادویات درآمد کرنا ہوں ان پر کسی قسم کا ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا۔
- ہومیو پیتھی طریقہ علاج اور طب یونانی پر خصوصی توجہ دی جائے گی

یکساں نظام تعلیم

ہم ملک میں نظریہ پاکستان سے ہم آہنگ اسلامی نظام تعلیم نافذ کریں گے جس کے تحت

- یکساں نظام تعلیم رائج کیا جائے گا، انٹرمیڈیٹ تک دینی و دنیاوی تعلیم کے امتزاج سے ایسا نصاب تعلیم تشکیل دیا جائے گا۔ جس کے تحت قرآن وحدیث کی تعلیم ہر طالب علم کے لیے لازمی ہو۔ اور دینی مدارس کے طلبہ کو انگریزی، ریاضی و دیگر علوم کی تعلیم دی جائے۔
- اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کے ساتھ ساتھ تمام صوبائی زبانوں کو قومی زبانوں کا درجہ دیا جائے گا
- فنی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے گی
- اعلیٰ و پیشہ وارانہ تعلیم کے اداروں میں غریب گھرانوں کے میرٹ پر آنے والے طلبہ وطالبات کے تمام اخراجات حکومت برداشت کرے گی۔
- پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی مکمل حوصلہ افزائی کی جائے گی تاہم فیسوں اور معیار تعلیم کے سلسلہ میں قابل عمل اور متوازن قانون سازی کی جائے گی۔
- شرح خواندگی کو 5 سال میں 100 فیصد کریں گے۔ میٹرک تک تعلیم مفت ہوگی۔
- ایسی پالیسی بنائی جائے گی جس کے تحت ہر استاد ریٹائرمنٹ کے بعد ذاتی مکان کا مالک ہو۔
- طلبہ یونینز بحال کی جائیں گی۔

عدل وانصاف سب کے لیے

اسلامی نظام عدل اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ نافذ کیا جائے گا جس کے تحت

- حسبہ نظام نافذ کر کے انصاف کو گھر کی دہلیز تک پہنچانے کو یقینی بنایا جائے گا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعے معاشرے کی دینی اور اخلاقی حس کو مسلسل بیدار کیا جائے گا۔
- سستے اور فوری انصاف کو یقینی بنانے کے لیے۔۔۔ اعلیٰ و ماتحت عدالتوں کی تمام خالی آسامیوں کو چھ ماہ کی مدت میں پُر کیا جائے گا۔
- دیوانی و فوجداری مقدمات کے فیصلے زیادہ سے زیادہ ایک سال میں مکمل ہونے کا نظام وضع کیا جائے گا۔
- حدود آرڈننس کو بحال کیا جائے گا۔
- ایف آئی آر درج کرنے کے نظام کو سادہ اور آسان بنایا جائے گا
- پولیس کی جدید پیشہ وارانہ تربیت کے ساتھ ساتھ دینی تربیت کو لازمی قرار دیا جائے گا۔
- عوام کو انتظامیہ اور پولیس کی زیادتیوں سے بچانے کے لیے ہر سطح پر با اختیار کمیشن قائم کیے جائیں گے۔
- غریب افراد کو مقدمات کی پیروی کے لیے وکلاء کی سرکاری سطح پر فراہمی کی جائے گی۔
- پولیس کی تنخواہوں و مراعات میں مزید اضافے، ان کے لئے ڈیوٹی اوقات کی پابندی، ان کے قیام کی سہولت کو بہتر بنانے کے بعد پولیس کی چیکنگ اور گرفت کا بہترین اور سخت نظام بنایا جائے گا۔
- شہریوں کو مقدمات قائم کیے بغیر، لاپتہ کیے جانے کے خاتمہ کے لیے سخت ترین قوانین بنائے جائیں گے اور ہر سطح کی ایجنسیاں عدلیہ اور پارلیمنٹ کو جوابدہ ہوں گی۔
- جعلی پولیس مقابلوں، ماورائے عدالت قتل دوران حراست قتل وتشدد کی صورت میں عدالتی تحقیقات کے بعد ذمہ داران کو عبرتناک سزائیں دی جائیں گی۔

روزگار سب کے لیے

- روزگار کی فراہمی معیشت کے استحکام کے بغیر ممکن نہیں۔
- ایک علاقہ، ایک صنعت کے انقلابی پروگرام کے تحت
- ہر علاقہ کی معدنیات، زراعت، لائیوسٹاک، جنگلات، گھریلو صنعت یا دیگر امکانات کے مطابق کسی خاص صنعت کے لیے اس علاقہ کو مختص کر دیا جائے گا۔
- حکومت ہر ممکنہ سہولتیں اور ٹیکس چھوٹ وغیرہ دے گی۔
- اس طرح اس علاقہ کے پڑھے لکھے نوجوانوں اور محنت کشوں کو ان کے اپنے علاقہ میں روزگار ملے گا۔ علاقہ ترقی کرے گا اور ایک صنعت کے ساتھ متعلقہ کئی صنعتیں
- پروان چڑھیں گی۔
- سرکاری ملازمتوں پر تقرریاں میرٹ پر ہوں گی۔ بھاری مشاہرے کی کنٹریکٹ ملازمتوں کا خاتمہ ہوگا۔
- مقابلے کے امتحانات اُردو زبان میں لئے جائیں گے۔
- روزگار کے حصول کے لیے انگریزی زبان کی بالادستی ختم کر دی جائے گی۔
- دینی مدارس کے فارغ التحصیل افراد کو قومی دھارے میں لانے کے لیے دینی نصاب کے بعض مضامین بھی مقابلے کے امتحانات میں شامل کیے جائیں گے۔ نجی شعبہ کی شراکت سے سالانہ دس لاکھ روزگار کے نئے مواقع پیدا کیے جائیں گے
- ایگرو بیسڈ انڈسٹری، کاٹیج انڈسٹری اور سمال و میڈیم انڈسٹری کو فروغ دینے کے لیے مراعات کا خصوصی پیکیج تشکیل دیا جائے گا۔
- پڑھے لکھے بے روزگار نوجوانوں کو شرح تعلیم میں اضافہ کے حقیقی اور واضح چیکنگ میں آنے والے نظام سے مربوط کر کے ایک سال کی مدت کے لیے بے روزگاری الاؤنس دیا جائے گا۔

چھت سب کے لیے

ہم اپنے ملک کے تمام بے گھر افراد کے لیے اپنا گھر بنانے کی خواہش کو بنیادی حق تسلیم کرتے ہیں اور اس حق کی فراہمی کے لیے:

- شہروں اور قصبوں میں نئی آبادیاں بسائی جائیں گی، ایسے تمام گھرانے جو ملک میں کہیں بھی زمین یا مکان کے مالک یا حصہ دار نہ ہوں، کو مفت زمین فراہم کی جائے گی۔ ان سے صرف ترقیاتی اخراجات وصول کیے جائیں گے۔
- غریب گھرانوں کو مکان بنانے میں سہولت کے لیے، بنکوں سے آسان شرائط پر طویل مدتی غیر سودی قرضے فراہم کیے جائیں گے۔
- ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے قرض نادہندگان کے بقایاجات میں سے سود کی رقم معاف کردی جائے گی۔
- تمام بڑی فیکٹریوں کو پابند کیا جائے گا کہ وہ ملازمین کی رہائش گاہوں کا لازماً بندوبست کریں۔

لوٹی ہوئی دولت کی واپسی اور کرپشن کا خاتمہ

- مختلف ادوار میں لوٹی گئی دولت، اور معاف کرائے گئے قرضوں کی واپسی کے لیے خصوصی اقدامات کیے جائیں گے۔
- کرپشن کے سلسلہ میں سزائے موت سمیت سخت ترین سزاؤں اور ان پر فوری و یقینی عمل درآمد کے قوانین بنائے جائیں گے۔
- جو جتنا زیادہ بااختیار ہوگا اور جتنی زیادہ کرپشن کرے گا اس کی سزا بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔
- کرپشن سے بنائی گئی تمام جائیدادیں قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد ضبط کر لی جائیں گی۔
- اصلاح کار قانون کے تحت کرپشن اور قومی دولت کے ضیاع کی اطلاع دینے اور اسے عملاً روکنے والے سرکاری ملازمین کو پُرکشش نقد انعامات اور مکمل تحفظ دیا جائے گا۔

نوجوان

آج کی نوجوان نسل ہمارا بہترین سرمایہ ہے لیکن آج نوجوان لڑکے اور لڑکیاں انتشار، اضطراب اور مشکلات کا شکار ہیں۔

- نوجوانوں کے مسائل حل کیے بغیر ملک میں نہ تو ترقی ہوسکتی ہے نہ ہی امن وامان قائم ہوسکتا ہے۔ ہم نوجوانوں کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کریں گے۔
- نوجوانوں کے لیے حصول علم کو آسان بنایا جائے گا
- سرکاری ملازمتوں میں میرٹ کا سختی سے خیال رکھا جائے گا
- نوجوانوں کے لیے خود روزگار سکیم کے تحت آسان شرائط پر بلاسود قرضے فراہم کیے جائیں گے
- نوجوانوں کے لیے کھیل اور تفریح کے مواقع پیدا کیے جائیں گے۔
- بچیوں کے کھیل کود اور تفریح کے لیے الگ سٹیڈیم بنائے جائیں گے۔
- صحت مند ثقافتی سرگرمیوں پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ علاقائی ثقافت کو فروغ دیا جائے گا۔

خواتین کے حقوق کا تحفظ

- اسلام نے خواتین کو خصوصی احترام دیا ہے۔ یہ ہمارے ملک کی آبادی کا نصف حصہ ہیں، اس لئے جماعت اسلامی کی حکومت اسلام کی روشنی میں خواتین کو ان کے قانونی، معاشی اور سیاسی حقوق عطا کر کے ملک وملت کی ترقی میں ان کو کردار ادا کرنے کا موقع دے گی۔
- شریعت کے عطا کردہ وراثت اور ملکیت کے حقوق کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔
- غیر اسلامی معاشرتی رسموں مثلاً بھاری جہیز نکاح بیوگان سے غفلت قرآن سے شادی، ونی، وٹہ سٹہ، کاروکاری اور غیرت کے نام پر قتل کا سدباب کیا جائے گا۔
- خواتین کو عزت واحترام سے پرائمری سے لے کر اعلیٰ تعلیم کے حصول کے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔ ان کے لئے ہر صوبے میں الگ میڈیکل کالجز اور یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔
- تعلیم وتربیت اور موثر ابلاغ کے ذریعے ایک ہی وقت میں طلاق ثلاثہ کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔ نیز اسکے تدارک کے لیے قرآن وسنت کی روشنی میں قانون سازی کی جائے گی۔
- برسر روزگار خواتین (Working Women) کو بہتر اخلاقی اور پیشہ وارانہ ماحول فراہم کریں گے۔
- خواتین کے خاص حالات (بیوگی۔طلاق) کے پیش نظر ان کے لیے سرکاری ونیم سرکاری محکموں میں ملازمت کی عمر کی حد میں خصوصی رعایت دی جائے گی۔
- سرکاری ملازمین خواتین کو زچگی کے لیے دو ماہ کی چھٹی (مکمل تنخواہ کے ساتھ) اور پرورش کے لیے آدھی تنخواہ پر چھٹی کا حق دیا جائے گا۔ چھٹی کے اس عرصے میں خواتین کو ملازمت اور مقام ملازمت کا مکمل تحفظ حاصل ہوگا۔
- طالبات کو ان کے گھر کے قریب میڈیکل کالجز و دیگر تعلیمی اداروں میں داخلہ دیا جائے گا۔
- گھریلو صنعتوں کو فروغ دے کر اپنے ہی گھر میں روزگار کی سہولت دی جائے گی۔
- پرائمری تعلیم کے لیے خواتین اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔

مزدور دوست، لیبر پالیسی، نج کاری

- جماعت اسلامی کی حکومت صنعتی ترقی کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ لیبر پالیسی کی نئی تشکیل کرے گی۔
- صنعتی اداروں کی ملکیت اور منافع میں مزدوروں کو مناسب حصہ دیا جائے گا وہ انتظامی امور میں شامل ہوں گے۔
- مزدوروں اور کارکنوں کی اجرتیں اور معاوضے منصفانہ اور مناسب ہوں گے اور انڈیکیشن کے اصول کے تحت ہر سال افراط زر اور قیمتوں کے مطابق اجرتوں پر نظر ثانی کی جائے گی۔
- منافع بخش صنعتوں اور حساس مالی و صنعتی اداروں کی نج کاری سے گریز کیا جائے، اور جن اداروں کی نج کاری نامناسب شرائط یا انتہائی کم قیمت پر ہوئی ہے ان پر نظر ثانی کی جائے گی۔ نیز نجکاری اس انداز میں کی جائے گی جس سے اجارہ داری اور استحصال نہ ہو۔
- نجکاری میں متعلقہ ادارہ کے کارکنوں کو ہر حال میں ترجیح دی جائے گی اور ان کے مفادات کا تحفظ کیا جائے گا۔
- نج کاری کی آمدنی قرضوں کی ادائیگی اور تعلیم وصحت عامہ سے متعلق فلاحی منصوبوں پر خرچ کی جائے گی۔
- اجر اور اجیر کے بہتر تعلقات اور اصلاح کار کے لئے انجمن سازی اور یونین کی اجازت دی جائے گی۔
- بجٹ سازی، نج کاری اور دیگر معاملات کے لئے ٹریڈ یونین رہنماؤں سے مشاورت ضروری قرار دی جائے گی۔
- مزدوروں کو رہائشی اور علاج کی سہولیات فراہم کی جائیں گی اور ان کے بچوں کی مفت تعلیم کا انتظام کیا جائے گا۔
- افرادی قوت کے بہترین استعمال کے لئے کارکنوں کی تعلیم وتربیت کا نظام رائج کیا جائے گا۔
- لیبر عدالتوں کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے گا۔
- بعد از ملازمت، مزدور کی پنشن کا نظام نافذ کیا جائے گا۔
- سرکاری اور نجی شعبہ میں ٹھیکہ داری نظام ختم کر دیا جائے گا۔
- انتظامی امور میں محنت کشوں کو شامل کیا جائے گا۔
- مزدوروں کی پیشہ وارانہ تربیت کا خصوصی انتظام کیا جائے گا۔
- مزدوروں کی بہبود کے فنڈز قوانین پر نظر ثانی کر کے صرف مزدوروں کے مفاد میں استعمال کئے جائیں گے اور ان کے غلط استعمال کو روکا جائے گا

بزرگ شہریوں کا تحفظ و احترام

- سرکاری و غیر سرکاری اداروں کے ریٹائرڈ افراد کی اور ان کے بعد ان کی بیوہ گان کی پینشن میں معقول اضافہ کیا جائے گا پنشن میں ہر سال مہنگائی کی شرح سے اضافہ کا قانون بنایا جائے گا۔
- 60 سال سے زائد عمر کے افراد کے لیے ان کے زیر استعمال ایک ذاتی گھر پر پراپرٹی ٹیکس معاف کر دیا جائے گا۔
- 60 سال سے زائد عمر کے افراد کو ان کے زیر استعمال ایک کار یا موٹر سائیکل پر موٹر وہیکل ٹیکس معاف کر دیا جائے گا۔
- ہوائی سفر، ریلوے، پبلک ٹرانسپورٹ، گیسٹ ہاؤسز وغیرہ میں سینئر سٹیزن کو 50 فیصد رعایت دی جائے گی۔
- سینئر سٹیزن کے آرام و احترام کے پیش نظر ہر پبلک مقام پر ان کے لیے علیحدہ کاؤنٹر ہوں گے۔
- بے روزگار اور بے آسرا بزرگ شہریوں کو ماہانہ خصوصی الاؤنس دیا جائے گا۔ نیز ان کی مستقل نگہداشت کے لئے باعزت نظام بنایا جائے گا۔

معاشرتی اصلاحات

- عوام کو اسلامی عقائد، عبادات اور اخلاق کی تعلیم کے لئے ممکنہ ذرائع و وسائل استعمال کئے جائیں گے۔
- نظام صلوٰۃ و زکوٰۃ عشر و خمس کے قیام کے لئے موثر تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ احترام رمضان کے قوانین کو پوری طرح نافذ کیا جائے گا۔
- مسجد کے لیے بجلی پانی اور گیس کی سہولیات مفت فراہم کی جائیں گی
- خطباء اور آئمہ کی تربیت کر کے معاشرتی اصلاح و تطہیر کے لئے ان سے کام لیا جائے گا۔ مساجد کو حقیقی مقام دلایا جائے گا۔
- فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا کرنے اور بحال رکھنے کے لئے ایک مستقل ادارہ قائم کیا جائے گا اور کسی بھی فرد یا مسلک کی تحریری و تقریری دلآزاری کو روکا جائے گا۔
- ذرائع ابلاغ کو مخرب اخلاق پروگراموں اور تشہیر سے روکا جائے گا۔
- معاشرے میں سادگی کو رواج دیا جائے گا۔
- حکومتی افراد اور سرکاری افسروں میں اسراف کی بجائے سادگی کو فروغ دیا جائے گا اور وسیع و عریض رہائش گاہوں، مہنگی گاڑیوں اور مسرفانہ اخراجات کی حوصلہ شکنی ہوگی۔
- شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں اسراف و نمائش دولت پر پابندی عائد کی جائے گی جہیز پر پابندی کے موثر قوانین نافذ کئے جائیں گے اور شادی کے لئے ضرورت کے مطابق قرضہ جات اور امداد کی جائے گی۔

معاشی پالیسی

- پاکستان کو جلد از جلد غیر ملکی قرضوں سے نجات دلائی جائے گی اور خود انحصاری کی پالیسی پر گامزن کیا جائے گا۔
- بجٹ کے غیر ترقیاتی اخراجات میں 30 فیصد تک کمی کی جائے گی۔ خصوصاً حکومتی عہدیداران کے رہائشی وسفری اخراجات، مہنگی گاڑیوں کے بے جا استعمال اور سرکاری تقریبات کے ذریعہ قومی خزانے کے ضیاع کا سد باب کیا جائے گا۔
- ٹیکسوں کے پیچیدہ نظام کی اصلاح کی جائے گی اور نئے ٹیکس لاگو نہیں کیے جائیں گے۔ موجودہ شرح کم کر کے جنرل سیلز ٹیکس کی شرح 5 فیصد کی جائے گی۔ اسی طرح شرح ٹیکس کم کر کے ٹیکس نیٹ بڑھایا جائے گا۔
- بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے لئے ہر لحاظ سے مکمل سرمایہ کاری کے پراجیکٹ تیار کریں گے تاکہ وہ سرمایہ لانے کے زیادہ سے زیادہ چھ ماہ میں کاروبار شروع کر سکیں۔ نیز نج کاری میں پاکستانی سرمایہ کاروں کو اہمیت دی جائے گی۔
- سود، ذخیرہ اندوزی، لاٹری، جوا، گراں فروشی، رشوت، سمگلنگ اسراف اور اس قسم کی دیگر برائیوں کا خاتمہ اور سد باب کیا جائے گا۔
- بینکاری کے نظام کو سود سے پاک کیا جائے گا اور شراکت، مضاربت اور باہمی تعاون کے اصول اپنائے جائیں گے۔
- زکوٰۃ وعشر کے نظام کی اصلاح کی جائے گی اور سیاسی وعلاقائی بنیادوں پر زکوٰۃ کی رقم ضائع ہونے سے بچائی جائے گی۔
- کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے۔
- ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنوں پر افراط زر کی مناسبت سے نظر ثانی ہوتی رہے گی۔
- اسلام کے دور اولین کے مثالی سوشل سیکورٹی سسٹم کو بروئے کار لاتے ہوئے بوڑھوں، معذوروں، بیواؤں اور بے روزگاروں کو معقول وظائف دیئے جائیں گے، اور ان کے لئے گھریلو ماحول کے حامل سپیشل ہوم بنائے جائیں گے۔
- کم آمدنی والے افراد کو رہائش، سواری اور بچوں کی تعلیم کے لئے آسان شرائط پر بلا سود قرضے دیئے جائیں گے۔
- ناجائز قابضین کی بیخ کنی کی جائے گی اور سرکاری عمال میں سے ان کے معاونین کا کڑا احتساب ہوگا۔
- ہر طرح کا لینڈ ریونیو پٹوار سسٹم کی بجائے بذریعہ بینک جمع کیا جائے گا۔

معاشرتی اصلاحات

- گداگری کا انسداد کر کے گداگروں کو روزگار یا ''عافیت ہومز'' فراہم کیے جائیں گے۔
- بڑے شہروں میں آبادی کے مزید اضافے کی بجائے جدید خطوط پر نئے شہر آباد کیے جائیں گے۔
- ضرورت سے بڑے اور بہت قیمتی مکانات تعمیر کرنے کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔
- زمینوں کی الاٹ منٹ کا طریقہ آسان بنایا جائے گا اور سیاسی بنیادوں پر یا رشوت اور اقربا پروری کے طور پر زمینوں کی الاٹ منٹ روکی جائے گی۔ بیت المال کے ذریعہ بلا امتیاز ضرورت مند کی معاونت اس طرح کی جائے گی کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکے۔
- صفائی کلچر کو فروغ دیا جائے گا۔ گندگی پھیلانے کو جرم بنا دیا جائے گا۔
- فحاشی کے اڈوں کا مکمل خاتمہ ہو گا۔ گیسٹ ہاؤسوں کے نام پر کھلنے والے ایسے اڈوں کا مکمل سروے اور محاسبہ کریں گے۔

دفاعی پالیسی

جماعت اسلامی کی حکومت پاکستان کے تحفظ، سلامتی اور دفاع کے لئے بری، بحری اور فضائی افواج کو جدید ترین ٹیکنالوجی سے آراستہ کرے گی۔

- افواج یا اس کے کسی اعلیٰ آفیسر کے اپنے پیشہ وارانہ امور سے ہٹ کر کسی اور معاملے خصوصاً سیاسی معاملات میں مداخلت اور اقتدار پر قبضے کے جرم کی سزا کے لئے آرمی ایکٹ و دیگر قوانین میں ترامیم کی جائیں گی۔ نیز مسلح افواج کے مجموعی کلچر کو اس کے موٹو ایمان، جہاد اور تقویٰ کے مطابق ڈھالنے اور ان تمام سرگرمیوں کا خاتمہ کرنے کے لیے جو اس موٹو کے خلاف ہوں قوانین میں ترامیم کی جائیں گی۔
- ایٹمی ٹیکنالوجی کو ترقی اور تحفظ دیا جائے گا، اور کسی کے دباؤ میں آکر اسے رول بیک نہیں کیا جائے گا۔
- قوم اور فوج میں جذبہ جہاد بیدار کیا جائے گا اور 18 سال سے 35 سال تک کے ہر پاکستانی کے لئے فوجی تربیت کا لازمی خصوصی انتظام کیا جائے گا۔
- کسی سامراجی طاقت کو فوجی مقاصد کے لئے پاکستان کی زمین اور سمندری علاقہ جات استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

اقلیتوں کے حقوق

جماعت اسلامی اقلیتوں کو پاکستان کی آبادی کا اہم جزو سمجھتی ہے۔ ہماری حکومت، اقلیتوں کو آئینی و قانونی حقوق اور مکمل تحفظ فراہم کرے گی۔

- اقلیتوں کے شخصی معاملات پر ان کے مذہبی قوانین اور رسوم کو ترجیح دی جائے گی۔
- ان کو تعلیم، روزگار اور دیگر شہری حقوق فراہم کیے جائیں گے۔
- ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت اور احترام کا خصوصی خیال کیا جائے گا۔ ان کی عبادت گاہوں کے لیے بجلی پانی گیس کی سہولیات مفت فراہم کی جائیں گی۔
- ان کے ساتھ جانبدارانہ، غیر منصفانہ اور غیر مناسب سلوک کا ازالہ کیا جائے گا۔
- اقلیتوں کے ووٹ ڈالنے اور نمائندے چننے کا آسان اور موثر طریقہ وضع کیا جائے گا۔

قبائلی علاقے

قبائلی علاقہ کی خصوصی اہمیت کا احترام کیا جائے گا۔

- قبائلی علاقہ سے فوج کے انخلاء اور فوجی آپریشن کے خاتمے یقینی بنائیں گے اور مذاکرات کے عمل کو مستحکم اور معتبر کرکے امن قائم کیا جائے گا۔ جو لوگ آپریشن کی وجہ سے گھر بار چھوڑ چکے ہیں انہیں جلد از جلد واپس اپنے گھروں میں آباد کرانے کے لیے ہر قسم کا تعاون کیا جائے گا نیز آپریشن کے دوران جن جن لوگوں کا جانی یا مالی نقصان ہوا ہے اس کی تلافی کی جائے گی۔
- تعلیم، صحت اور مواصلات کے نظام کو بہتر بنانے کے انتظامات کیے جائیں گے۔
- قبائل کو قیام پاکستان کے بعد آئینی اور قانونی لحاظ سے مسلسل 63 سال سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ ان محرومیوں کے ازالہ کے لیے وسیع پیمانے پر کثیر الجہت آئینی اور قانونی معاشی اور تعلیمی اصلاحات کی جائیں گی۔
- آئین پاکستان کی دفعہ 247 میں ترمیم کے ذریعے پارلیمنٹ اور عدالتوں کا دائرہ اختیار فاٹا تک بڑھایا جائے گا۔
- قانون وضع کرنے اور قانون میں ترمیم کا اختیار صدر مملکت کے بجائے پارلیمنٹ اور قبائل کی منتخب اسمبلی کو تفویض کیا جائے گا۔ ایف سی آر کا مکمل خاتمہ کیا جائے گا۔ نیز ایف سی آر کا متبادل قانون وضع کرنے کا اختیار قبائل کی منتخب اسمبلی کو دیا جائے گا۔
- نئے قوانین کی ضروریات کے مطابق مذکورہ اسمبلی کو قبائل کی حیثیت اداروں کی ساخت، کردار اور حقوق و فرائض کے تعین کا اختیار ہوگا۔

آئینی اصلاحات

- قرآن وسنت کی بالادستی کو یقینی بنانے کے لیے آرٹیکل 2 میں ترمیم۔
- دستور توڑنے، معطل کرنے یا اس عمل میں مدد دینے والے افراد اور اداروں کے خلاف یقینی عملی قانونی کاروائی کے لیے آرٹیکل 6 میں ترمیم۔
- پارٹی کے اندر انتخابات لازمی کرانے کے لیے آرٹیکل دستور اور متعلقہ قوانین میں ترامیم۔
- آئین پاکستان اور اس کی اسلامی شناخت وحیثیت کے خلاف کام کرنے والی جماعت پر پابندی کے لیے آرٹیکل 17 میں ترمیم۔
- آرٹیکل 45 میں ترمیم کر کے صدر پاکستان کے معافی دینے کے اختیار کو قرآن وسنت کی تعلیمات کے تابع کیا جائے گا۔
- آرٹیکل 62-63 اور 113 کے مؤثر اطلاق کے لیے جامع قانون سازی کی جائے گی۔
- مالیاتی بل (بجٹ) کے دونوں ایوانوں میں پیش ہونے اور پاس ہونے نیز عسکری اسٹیبلشمنٹ سمیت تمام اداروں کے بجٹ کو ایوانوں میں لازماً زیر بحث لانے اور اس میں ترمیم واضافہ کرنے کے لیے آرٹیکل 73-80، 81، 85 اور 121 میں ترامیم کی جائیں گی۔
- ٹیکس کا اطلاق صرف متعلقہ اسمبلی کی منظوری سے ہوگا۔ اس امر کے لیے اضافی مطالبات زر کے نظام کا مکمل خاتمہ ضروری ہے جس کے لیے آرٹیکل 77 میں ترمیم۔
- آئین میں ترمیم کر کے اسلامی نظریاتی کونسل کی تمام سفارشات پر ایک مقررہ مدت میں قانون سازی کرنے یا مدت گزرنے کے بعد خود بخود قانون بن جانے کو یقینی بنایا جائے۔
- قبائلی علاقہ جات کو دستور اور قانون کے دائرہ سے باہر رکھنے کے موجودہ نظام کو ختم کر کے عمومی نظام کا حصہ بنایا جائے گا آرٹیکل 246 اور 247 ب ضروری ترامیم کی جائیں گی۔ اس سلسلے میں بطور رہنما اصول مندرجہ ذیل کا خیال رکھا جائے گا۔

آئینی اصلاحات

الف) صوبہ بلوچستان سے ملحق فاٹا، پاٹا وغیرہ کے علاقوں 246(a)(i) اور 246(b)(ii) کو صوبہ کا حصہ بنایا جائے گا۔

ب) صوبہ خیبر پختونخوا سے ملحق فاٹا اور پاٹا کے علاقوں کو زیر آرٹیکل 246(c) ریفرنڈم کے ذریعہ وہاں کے عوام کی مرضی کے مطابق علیحدہ صوبہ یا صوبہ خیبر پختونخوا کا حصہ بنایا جائے گا۔

ج) صوبہ خیبر پختونخوا کے علاقہ جات جو کہ آرٹیکل 246(a)(i)(ii)(iii)(iv) اور 246(b) میں بیان کیے گئے ہیں ان کو مکمل طور پر صوبہ کا حصہ بنایا جائے گا۔

د) FCR سمت تمام کالے قوانین کا خاتمہ کیا جائے گا اور ملکی دستور و قوانین کا اطلاق کیا جائے گا اور دستور میں بیان کردہ بنیادی حقوق پر عملدرآمد یقینی بنایا جائے گا۔

- اُردو کو سرکاری زبان کے طور پر اختیار کرنے کے آئینی تقاضوں کو پورا کیا جائے گا اور معروف علاقائی زبانوں سندھی، پنجابی، پشتو، بلوچی اور سرائیکی کو بھی قومی زبان کا درجہ دیا جائے گا۔

آیئے

پاکستان کے روشن مستقبل کی طرف

ایک ایسا اسلامی فلاحی جمہوری پاکستان جہاں

تعلیم » صحت » انصاف » روزگار » رہائش » خوش حالی

سب کی دہلیز تک پہنچے

آیئے

پاک سرزمین کو تعمیر وترقی کی راہ پر گامزن کرنے اور اس سوہنی دھرتی میں ہریالی ۔۔۔امن اور خوشحالی لانے کیلئے جماعت اسلامی کا ساتھ دیجیے